قال اللہ تعالیٰ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم

العقائد الصحیحہ



ترجمہ — از تصنیف

زبدۃ السالکین عمدۃ العارفین محی السنۃ ماحی البدعۃ ثانیٔ الالف ثانی

حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ حاجی حافظ محمد حسن جان صاحب

مجددی نقشبندی فاروقی قدس اللہ سرہ

قال اللہ تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم

العقائد الصحیحۃ

ترجمہ — از تصنیف

زبدۃ السالکین عمدۃ العارفین محی السنۃ ماحی البدعۃ ثانیٔ الالف ثانی
حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ حاجی حافظ محمد حسن جان صاحب
مجددی نقشبندی فاروقی قدس اللہ سرہ

حسب حکم

عالی جناب حضرت بابرکت مولانا و مرشدنا آغا حاجی عبد الحمید جان صاحب
مجددی فاروقی نقشبندی مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ
ٹنڈہ سائینداد ضلع حیدر آباد سندھ

ابو محمد مجددی
حاجی ڈاکٹر عبد القادر جتوئی
رفیق احمد جتوئی

B - 8 صدیق کورٹس
باتھ آئلینڈ - کراچی

۲۔ دیباچہ

اَلحمد للّٰہ وکفی والسّلام علیٰ نبیّہ ورسولہ المصطفیٰ
وَعلیٰ الہٖ واصحابہٖ البررۃ اھل التقیٰ ۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عبد ضعیف محمد حسن فاروقی حنفی گذارش کرتا ہے۔
کہ عہد حاضر میں وہابیہ اور حنفیہ کے درمیان کمال اختلاف پڑا ہوا ہے۔
عام عقائد میں حتیٰ کہ الٰہیات میں اور مفہوم رسالت میں اور ان مسائلِ شرعیہ میں بھی اختلاف ہے۔ جو عقائد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ اختلاف اب ایک دوسرے کی تکفیر تک پہنچ چکا ہے۔ جسکی وجہ سے اُمت محمدیہ میں ناگفتہ بہ تشتت وافتراق پڑ گیا ہے۔ اس لیئے میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس مختصر سی کتاب میں اہل سُنّت والجماعت کے عقائد مختصر طور پر بیان کروں اور حتی الوسع مخالفین کے اقوال نقل کرنے سے کنارہ کش رہوں۔ مگر بقدرِ ضرورت نقل بھی کروں گا۔ اور خدا سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو کجروی اور اغلاط سے محفوظ رکھ کر اس کتاب کی طفیل سے ان کو فائدہ بخشے گا۔ آئندہ خدا مالک ہے جو چاہے کرے، اسی کی بارگاہِ عالی میں میری درخواست منظور ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ میں اس رسالہ میں عموماً نہ احادیث شریف سے دلیل پیش کروں گا، نہ اقوالِ آئمہ سے اور نہ اقوال علمائے اسلام سے، مگر بقدرِ ضرورت پیش کرتا جاؤں گا۔ تاکہ ان کی قابلِ قدر قیاساتِ شرعیہ مخالفین کی بدزبانیوں سے محفوظ رہیں۔ کیونکہ ان کی عادت ہے کہ کوئی حدیث جب ان کے خیال کے مطابق نہ ہو تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ یا موضوع ہے۔ اگرچہ اکابرِ اسلام نے اس حدیث کو استدلال

کے موقعہ پر پیش کیا ہو۔ چنانچہ جناب امام غزالیؒ، امام سیوطیؒ، شیخ عبدالحقؒ
محدث دہلویؒ اور محدث ملا علی قاریؒ وغیرہم ایسے استدلال پیش کر
چکے ہیں۔ اور مخالفین حسبِ عادت ائمہ دین اور اکابرِ اسلام کے ایسے
استدلات جب دیکھتے ہیں تو ان کے حق میں گستاخی کرنا شروع کر دیتے ہیں
خدا ہی ان کو سنبھالے، اسلیئے مَیں عموماً اس موقعہ پر قرآنی آیات ہی پیش
کروں گا جس کی مخالفت اِدھر اُدھر سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ وہ خدائے
حکیم و حمید کا کلام ہے۔ علاوہ ازیں موضع اختلاف میں انصاف سے فیصلہ
کروں گا۔ اور قولِ باطل پر قدم نہ جماؤں گا۔ اس کے بعد اس رسالہ کا نام
مَیں نے اَلْعَقَائِدُ الصَّحِیْحَۃ رکھا ہے۔ اَب سب سے پہلے مَیں وہ مضمون
لفظ بہ لفظ پیش کرتا ہوں۔ جو حضرت امام حجۃ الاسلام محمد الغزالی رحمتہ اللہ
نے توحید اور الٰہیات اور منصبِ رسالت کے متعلق اپنی کتاب قواعد العقائد
میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہ مضمون اس مقام کیلئے بہت ہی موزوں ہے۔ آپ
لکھتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُبْدِئِ الْمُعِیْدُ الْفَعَّالِ لِمَا یُرِیْدُ ذِی الْعَرْشِ
الْمَجِیْدِ وَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ الْهَادِیْ صَفْوَةَ الْعَبِیْدِ اِلَی الْمَنْهَجِ الرَّ
شِیْدِ۔ وَالْمَسْلَکِ السَّدِیْدِ۔ اَلْمُنْعِمِ عَلَیْهِمْ بَعْدَ شَهَادَةِ
التَّوْحِیْدِ بِحَرَاسَةِ عَقَائِدِهِمْ مِنْ ظُلُمَاتِ التَّشْکِیْکِ وَالتَّرْدِیْدِ۔

۵۔ اُمّتِ محمدیہ کا ۷۳ فرقے بننا

اب مؤلف رسالہ ہٰذا (عفی عنہ) اپنا مضمون شروع کرتا ہے کہ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وبہ نستعین یا اللہ ہمیں جو حق بات ہے وہ سچ سچ دکھادے اور باطل کو واقعی طور پہ باطل دکھا اور ہمیں اس سے کنارہ کشی نصیب کر۔ اس کے بعد واضح ہو کہ آج اس اُمّتِ محمدیہ میں عقائد کا اختلاف بہت ہے۔ اور ان کی رائیں مختلف ہیں۔ اور انمیں باہمی نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ اور بغض پیدا ہو گیا ہے۔ ہر ایک فرقہ کا یہی دعویٰ ہے کہ مَیں حق پر ہوں اور دوسرے باطل پر ہیں۔ کیوں ایسا نہ ہو جب کہ حضور علیہ السلام نے ہمیں پہلے ہی خبر دی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ میری اُمّت ۷۳ فرقہ پر تقسیم ہو جائے گی۔۔۔۔۔ اور یہ حدیث پورے سوال وجواب کے ساتھ مَیں نے اپنی کتاب فارسی الاصول الاربعۃ فی تزدید الوھابیۃ کے اخیر نقل کر دی ہوئی ہے۔ مگر تاہم تکمیل فائدہ کیلئے اسے یہاں بھی نقل کرتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت پر وہ انقلاب آئے گا۔ جو بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ ہُوبہُو، یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے بدفعلی کی ہو گی، تو میری اُمت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے، جو ایسا کر گزریں گے۔ اُمّت بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں پر منقسم ہو گئی تھی۔ اور میری اُمّت ۷۳ ملّت پر تقسیم ہو گی۔ اور وہ سارے کے سارے جہنّم میں جائیں گے۔ مگر ایک فرقہ بچ رہے گا۔ حاضرین نے پوچھا کہ یارسول صلعم وہ کونسا فرقہ ہو گا؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ وُہ ہے جو ان اصولوں پر قائم ہو گا،

کہ جن پر میں اور میرے صحابہؓ قائم ہیں۔ (رواہ الترمذی) امام احمد اور ابوداؤد حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ۷۲ فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور اس فرقہ کا نام، جماعت ہے۔ میری اُمت میں ایسی قومیں بھی پیدا ہوں گی کہ جن کو یہ نو پیدا خیالات اس طرح اڑائیں گے جسطرح کہ دیوانہ کُتے کی زہر دوڑاتی ہے۔ باولے کُتے کے کاٹے ہوئے کا کوئی رگ و ریشہ نہیں ہوتا کہ جسمیں اسکی زہر کا دخل نہ ہو۔

اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ جو دوزخی ۷۲ فرقے حدیث میں مذکور ہیں وہ کوئی نیا اسلام پیش کریں گے یا اسی اسلام کے دعویدار ہوں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ سب اسلام کے دعویدار ہوں گے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے ان کو اُمت کے لفظ سے بار بار ذکر کیا ہے مگر جو لوگ نیا مذہب پیش کریں گے یہ وہ ہوں گے جو خدا اور رسولؐ کو نہیں مانیں گے اس لئے وہ اُمتِ محمدیہ میں داخل نہیں۔ (پہلی قسم کا نام اہل اجابت ہے اور دوسری کا نام اہل دعوت) اس مقام پر ایک اور مشکل سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۷۲ فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ کا یہی دعویٰ ہے۔ کہ ہم نجات پانے والی (فرقہ ناجیہ) جماعت ہیں۔ اور ہم ہی مااناعلیہ واصحابی کی صحیح مثال ہیں۔ کیا کوئی یہ عقدہ ایمانداری سے حل کرسکتا ہے؟ اس لئے اس کے جواب میں اہلِ سُنت والجماعت بے چین ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑائے تو انکو قرآن مجید کی یہ آیت نظر آئی، فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ (سورۃ النساء۔ رکوع ۹۔ پارہ ۵) کہ بخدا وہ لوگ مومن شمار نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے باہمی تنازعات میں آپؐ کو جج نہ مانیں گے۔ اس لئے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لاینحل سوال میں اپنا جج مان

لیا اور فیصلہ ہو گیا۔

کیونکہ حدیث مذکور میں حضور علیہ السلام کا یہ لفظ مبارک موجود ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ جماعت ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ جماعت کا لفظ فرقہ اہلِ سنت والجماعت کے نام کا اصلی جزو ہے۔ جیسا کہ امام احمد اور ابو داؤد کی روایت میں ہے۔ اور جماعت سے مراد ہمیشہ کثرتِ افراد ہوا کرتے ہیں اور کثرت افراد اہل سنت والجماعت ہی ہیں جو مذاہب اربعہ کے مشرق و مغرب میں مقلد ہیں۔ اور یہ کثرت گمراہ فرقوں کے مقابلہ پر ایسی روشن ہے جس کو کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

(سوال دیگر) ایک گمراہ فرقہ کا قول ہے کہ حدیث میں جماعت کا لفظ آیا ہے اور اسی سے مراد اہل حق ہیں۔ اگرچہ ان کے افراد کی قلت ہو۔ ہم جواباً کہتے ہیں کہ یہ مطلب صحیح نہیں کیونکہ وہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ میری اُمت کو یا بالفاظِ دیگر اُمتِ محمدیہؐ کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔ اور جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوگا، وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ (رواہ الترمذی) ابو بصرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے خدا سے یہ درخواست کی تھی کہ میری اُمت گمراہی پر متفق نہ ہو تو خدا نے مجھے یہ عطیہ بخش دیا (رواہ طبرانی) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جماعت سے الگ ہو کر مر جائے تو بے دینی کی موت مرے گا۔ (رواہ البخاری)

اگر یہ سوال کیا جائے کہ اگرچہ حدیث میں لفظ جماعت یا لفظ

اجتماع مذکور ہے۔ لیکن احادیث میں یہ تصریح موجود نہیں کہ اس سے مراد کثرت افراد ہیں تو ہم اس کے جواب میں یوں کہیں گے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کثیر التعداد جماعت کی تابعداری کرو، ورنہ جو الگ ہوگا، داخلِ جہنم ہوگا۔ (رواہ ابن ماجہ) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ جسطرح کہ بھیڑ بکری کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے اور وہ اس بھیڑ بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے الگ چرتی ہے یا کنارہ کرتی ہے۔ تم ایسی کنارہ کشیوں سے پرہیز رکھو اور عام اہل اسلام اور جماعت کا دامن تھام رکھو (رواہ احمد) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جو جماعت سے ایک بالشت بھر بھی الگ ہوگا، یوں سمجھو کہ اس نے اسلام کا جُوا اپنی گردن سے اتار دیا (رواہ احمد و ابوداؤد) یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے۔ بہرحال السواد الاعظم یا العامۃ لفظ کثرت افراد کی تصریح کر رہا ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کے افراد کی کثرت تمام گمراہ فرقوں کے مقابلہ پر بالکل واضح اور صاف ہے۔ اور ہر ایک کو معلوم ہے اس لئے ثابت ہوا کہ اس مقام پر فرقہ ناجیہ سے مراد اہل سنت والجماعت ہی ہے جو مشہور مذاہب اربعہ کے مقلد ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)
